105301 ـ والد نے زبردستی شادی کر دی اور خاوند اس سے انتقام لینے پر مصر ہے طلاق نہیں دیتا

سوال

میں اپنا یہ قصہ لکھ رہی ہوں تو میرے آنسو رخساروں پر بہہ رہے ہیں، میرا یہ قصہ تقریبا چار برس سے شروع ہوا ہے جب میں یونیورسٹی میں فرسٹ ائیر کی طالبہ تھی کہ میری پھوپھو کا بیٹا میرے والد کے پاس میرا رشتہ لینے آیا تو میں نے اس وقت اس شادی سے انکار اس لیے کر دیا کہ سب سے پہلی رغبت اور میرے لیے اہم یہ تھا کہ تعلیم مکمل کر لوں.

اور دوسرا سبب یہ تھا کہ میرے والد صاحب اور میری پھوپھو کا آپس میں تعلق اچھا نہیں تھا، اور ان دونوں میں کچھ مشکلات تھیں، جو میرے اور میرے بھائیوں کے اپنی پھوپھو کی اولاد کے ساتھ بچپن سے ہی تعلقات پر اثرانداز ہوئیں.

میرے والد صاحب نے اس رشتہ کو قبول کرنے کے لیے كئی ايك كوششیں كیں لیکن میں نے بڑی شدت کے ساتھ انکار کر دیا، اور اس میں میری والدہ اور میرے بھائیوں اور بعض دوسرے رشتہ داروں نے بھی میری تائید کی.

لیکن بعد میں والد صاحب نے مجھ پر دباؤ ڈالا اور مجھے زبردستی قبول کرانے کی کوشش کی، لیکن میں انکار کرتی رہی، اس طرح میرے والد صاحب مجھ پر ناراض ہوگئے اور میری موافقت کو انہوں نے تعلیم مکمل کرنے سے مربوط کر دیا، اور کہنے لگے:

اگر تم نے اس شادی سے انکار کیا تو تم تعلیم مکمل نہیں کر سکتی، اور انہوں نے کچھ ایام مجھ سے کلام بھی نہ کی اور وہ مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتے تھے، اس طرح میں یہ رشتہ قبول کرنے پر مجبور ہوگئی کیونکہ میں والد صاحب کو کھونا نہیں چاہتی تھی، اور نہ ہی یونیورسٹی کی تعلیم ادھوری چھوڑنا چاہتی تھی.

اس طرح عقد نکاح ہوگیا اور میری والدہ نے شرط رکھی کہ شادی یعنی رخصتی دو برس سے قبل نہیں ہوگی، جب سے عقد نکاح ہوا ہے میں نے اپنے خاوند کو نہیں دیکھا، اور نہ ہی اس نے کبھی مجھے ٹیلی فون ہی کیا ہے، اور نہ ہی کبھی میرے متعلق پوچھا ہے، جیسا کہ عقد نکاح کے بعد عام خاوند اور بیوی کی عادت ہوتی ہے کہ وہ رخصتی سے قبل بہت اچھا اور سعادت والا عرصہ گزارتے ہیں جس میں وہ اپنی زندگی گزارنے کی پلاننگ کرتے ہیں.

اسی طرح ايك سال اور پھر دو سال اور پھر تین اور چار برس بیت گئے اور ہماری یہی حالت رہی، میں نے عقد نکاح کے دن سے لیکر یہ سطور لکھنے تك اپنے خاوند کو نہیں دیکھا، اور اسی طرح میری رخصتی کے ایام بھی مقرر نہیں ہوئے، میں معلق ہو کر رہی گئی ہوں، مجھے کوئی علم نہیں اور میں نہیں جانتی کہ میرا انجام کیا ہوگا.

میں شادی شدہ تو ہوں لیکن بغیر خاوند کے، ہم میں سے جب بھی کسی نے رخصتی کے بارہ میں پھوپھو سے دریافت کیا تو انہوں نے عنقریب کا کہہ کر ٹال دیا، حتی کہ میں یونیورسٹی سے فارغ ہوگئی، تو اس وقت میری پھوپھو کو علم ہوا کہ میں تو ملازمت کرنے کی رغبت رکھتی ہوں، تو پھوپھو نے مجھے بتایا کہ اس کا بیٹا عورت کی ملازمت کے خلاف ہے، مجھ پر ضروری ہے کہ میں ملازمت نہ کروں.

والد والدہ اور پھوپھو کی موجودگی میں اس موضوع پر بات ہوئی تو پھوپھو نے میرے والد صاحب کو کہا: میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے اپنے بیٹے کو اس شادی پر راضی کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں مانتا اور اس شادی سے انکار کرتا ہے۔

پھوپھو نے میرے والد صاحب سے کہا کہ وہ اس کے بیٹے کو اس پر راضی کریں، تو میرے والد صاحب ناراض ہوگئے اور انکار کر دیا کہ وہ اس کے بیٹے کو نہیں منائیں گے، لیکن پھوپھو کہنے لگی: وہ اسے راضی کر لیں گی، اس کے بعد میرے خاوند نے مجھے ٹیلی فون کیا اور وہ مجھ بغیر سانس لیے ہی بات چیت کرتا، اور ٹیلی فون پر مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرتا، مجھے علم نہیں ہوا کہ وہ ٹیلی فون کر کے کیا چاہتا تھا۔

اس کے کچھ ایام بعد میری پھوپھو نے ٹیلی فون کر کے بتایا کہ وہ گرمیوں میں رخصتی کرنے کے لیے شادی ہال بك کرنے کے لیے کوئی ہال اختیار کر رہی ہے، اس کے بعد میرے خاوند نے مجھے دوسری بار ٹیلی فون کیااور مجھے بتایا کہ وہ مجھے پسند نہیں کرتا، اور نہ ہی مجھے چاہتا ہے، لیکن صرف انتقام لینا چاہتا ہے۔

مجھے علم نہیں کہ میرے ساتھ وہ یہ ساری دشمنی کس وجہ اور کس سبب سے کر رہا ہے، پھر میں نے اس وقت فیصلہ کیا کہ میں اسے واضح طور پر بتا دوں ۔ جس کے متعلق میرے والد نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے وہ بات کسی کو بتائی تو وہ مجھے قتل کر دیں گے ۔ وہ بات یہ تھی کہ:

میں نے یہ رشتہ مجبورا قبول کیا تھا اس پر راضی نہ تھی جب میرے خاوند کو یہ علم ہوا تو اسے بہت غصہ آیا اور کہنے لگا: میں نے اپنی زندگی کے چار برس ضائع کیے ہیں، اور اب میں تجھے ویسے ہی طلاق دے دوں، میں اکیلا قربانی کا بکرا نہیں بننا چاہتا، بلکہ تمہیں بھی نقصان دے کر چھوڑوں گا، میں تم سے شادی کر کے ایك یا دو ماہ بعد طلاق دوں گا تا کہ تم بھی نقصان اٹھاؤ.

اور اگر تم دخول نہیں چاہتی تو میں دخول نہیں کروگا اس کے دو یا تین دن کے بعد پھوپھو نے فون کیا اور رخصتی کی تاریخ مقرر کر دی، اس وقت میں نے اپنے خاوند کو فون کیا اور بتایا کہ میری آخری آرزو اور امید یہی ہے کہ مجھے طلاق دے دو، میں نے اس سے طلاق کے بارہ میں بات چیت لیکن وہ نہیں مانا اور کہنے لگا میں نے انتقام لینا ہے۔

اور جب میں نے اپنے والدین کو اس کے متعلق بتایا تو دونوں نے مجھے کہا:

شادی کے بعد سب کچھ تبدیل ہو جائیگا ۔ حالانکہ میری والدہ میری تائید میں تھی لیکن لوگوں کی باتوں کی بنا پر وہ بھی والد صاحب کی تائید کرنے لگیں ۔ اور اسی طرح مجھے یہ بھی کہنے لگے کہ: اگر عقد نکاح کے چار برس بعد میں تمہیں طلاق دیتا ہے تو لوگ بہت باتیں کریں گے؛ اس لیے کہ میرے گھر والوں کے لیے پہلی اور آخری چیز تو لوگوں کی باتیں ہیں، انہیں میرے انجام کا کوئی فکر نہیں کہ میرا کیا بنےگا.

میرے بھائیوں اور کچھ رشتہ داروں نے بھی اس شادی اور رخصتی کرنے سے والدین کو روکنے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میں دیکھ رہی ہوں کہ ایام بہت تیزی سے بیت رہے ہیں، میں کچھ نہیں کر سکتی، کیونکہ مجھے علم ہے کہ یہ شادی ناکام ہو جائیگی، اور قائم نہیں رہ سکتی، اس لیے کہ ہم ایك دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں.

یہ علم میں رہے کہ میری رخصتی کی تاریخ رجب کے شروع میں مقرر کی گئی ہے، برائے مہربانی آپ بتائیں کہ آیا یہ شادی شرعی طور پر صحیح ہے یا نہیں، خاص کر جبکہ مجھے یہ رشتہ قبول کرنے پر زبردستی مجبور کیا گیا ہے، اور مجھے کیا کرنا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب آپ اس شخص کو ناپسند کرتی تھیں تو آپ کے والد نے اس شخص کے ساتھ شادی کرنا قبول کرنے پر مجبور کر کے بہت شدید غلطی کی ہے، اور والد نے پھوپھی کے بیٹے سے شادی کو قبول کرنے کے سلسلہ میں آپ پر جو دباؤ ڈالا ہے وہ شرعی طور پر قابل قبول نہیں، اور نہ ہی مجبور کرنے پر شرعی شادی کے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایم (یعنی بیوہ یا مطلقہ) عورت اپنے ولی سے اپنی زیادہ حقدار ہے، اور کنواری سے اس کے بارہ میں اجازت لی جائیگی، اور کنواری کی اجازت اس کی خاموشی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1421).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کسی شخص کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کی شادی کر دے، اور اگر وہ اسے ناپسند کرتی اور کراہت کرتی ہے تو اسے نکاح پر مجبور نہیں کیا جائیگا، الا یہ کہ چھوٹی عمر کی کنواری بچی کی شادی اس کا والد کریگا اور اس کو اجازت کا حق نہیں، لیکن بالغ اور ثیبہ (جس کی شادی ہو چکی تھی اور اب وہ خاوند کے بغیر ہے) عورت کی اجازت کے بغیر اس کی شادی کرنی جائز نہیں، نہ تو والد ہی اس کی شادی بغیر اجازت کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے.

اور اسی طرح بالغ کنواری لڑکی کے والد اور دادا کے کے علاوہ کسی اور کو حق نہیں کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیں، اس پر بھی مسلمانوں کا اجماع ہے، کیونکہ باب اور دادا کو بھی اس سے اجازت لینی ضروری ہے.

علماء کرام اس میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا کنواری لڑکی سے اجازت لینی واجب ہے یا کہ مستحب ؟

صحیح یہی ہے کہ یہ واجب ہے، اس لیے ولی کو چاہیے کہ وہ جس سے اپنی لڑکی کی شادی کر رہا ہے اس شخص کے متعلق اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے دیکھے کہ آیا وہ اس لڑکی کا کفو اور برابر کا ہے یا نہیں کیونکہ وہ شادی ان دونوں کی مصلحت کے لیے کر رہا ہے اپنی مصلحت کے لیے نہیں، ولی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی کسی غرض اور مقصد کے لیے کسی ناقص خاوند سے لڑکی کی شادی کر دے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 39 - 40).

دوم:

اگر باپ اپنی بیٹی کی شادی بیٹی کی رضامندی کے بغیر کر دے تو اس بیٹی کے لیے نکاح لازم نہیں ہے، چاہے تو وہ اس نکاح کو رد کر سکتی ہے، اور اگر چاہے تو اس نکاح کو جاری کر دے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

" جب آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرے اور بیٹی اسے ناپسند کرتی ہو تو اس کا نکاح مردود ہے "

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایك کنواری لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی نہ چاہتے ہوئے بھی کر دی وہ اسے ناپسند کرتی تھی، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے اسے اختیار دے دیا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2096) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1875) ابن قیم رحمہ اللہ نے تھذیب السنن (3 / 40) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اللہ سبحانہ و تعالی سے کثرت سے دعا کریں وہی اللہ مجبور و لاچار اور بےکس کی دعا کو قبول کرنے والا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کون ہے جو بےکس و لاچار کی دعاء کو قبول کر کے اس کی سختی کو دور کرتا ہے ؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالی کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے ؟ تم بہت ہی کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو النمل (62).

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاندان کے عقل و دانش رکھنے والے افراد سے بھی معاونت حاصل کریں، مثلا اپنے چچاؤں سے اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ وغیرہ سے، اور ان سب کو چاہیے کہ وہ اس معاملہ میں ضرور دخل اندازی کریں بلکہ ان کے لیے واجب ہے کہ وہ آپ کے والد کو بھی نصیحت کریں اور آپ کے خاوند کو بھی کہ وہ

طلاق دے دے.

لیکن اگر یہ سب فائدہ نہ دے سکے تو پھر ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اپنا معاملہ شرعی عدالت میں شرعی قاضی کے سامنے پیش کریں، اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی مشکل اور پریشانی کو ختم کرے.

سوم:

ہم خاوند کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے اپنے عقد نکاح میں ہونے والی بیوی پر ظلم و ستم سے رک جائے، اور ہم اسے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اچھے طریقہ سے احسان کے ساتھ اسے چھوڑ دے.

ہمیں تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ایك مسلمان شخص کسی ایسی عورت سے شادی پر کیسے آمادہ ہوتا ہے جسے وہ چاہتی ہی نہیں اور وہ اس سے شادی کی رغبت ہی نہیں رکھتی، ہم اس خاوند کو یہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی ہر گناہ کو مؤخر کر دیتا لیکن ظلم اور قطع رحمی جیسے گناہ کو مؤخر نہیں کرتا، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ وہ عنقریب جلد یا دیر سے شادی ضرور کریگا، اور پھر اس کی اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں بھی ہونگی.

اس لیے اسے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالی اس کی سزا اس کی بیٹیوں میں نہ دے دے، کہ ان سے کوئی ایسا شخص شادی کر لے جو صرف لڑکی سے انتقام لینا چاہتا ہو، یا پھر لڑکی کے خاندان والوں سے انتقام لینا چاہے.

تو اس طرح اس کی بیٹی اس کے لیے آزمائش اور سزا بن کر رہ جائے، اور اسے دنیا و آخرت میں اللہ تعالی کی سزا اور پکڑ سے ڈرنا چاہیے، کیونکہ دنیا میں ظلم کرنا روز قیامت کے اندھیروں میں شامل ہوتا ہے.

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اللہ تبارك و تعالی سے روایت کیا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے:

" اے میرے بندو یقینا میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے، اور اسے تم پر بھی آپس میں ایك دوسرے پر ظلم کرنا حرام کیا ہے، اس لیے تم آپس میں ایك دوسرے پر ظلم مت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2577).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ظلم روز قیامت کے اندھیروں اور سختیوں میں سے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2315) صحیح مسلم حدیث نمبر (2579).

بعض سلف رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اگر تمہاری قدرت و طاقت لوگوں پر ظلم کرنے کی دعوت دے اور ابھارے تو تم اپنے اوپر اللہ سبحانہ و تعالی کی قدرت و طاقت کو یاد کر لیا کرو "

اور کسی شاعر نے کیا ہی عجیب بات کہی ہے:

جب تم طاقت اور قدرت رکھتے ہو تو ظلم مت کرو کیونکہ ظلم کا انجام ندامت ہے.

تم نیند میں ہو لیکن مظلوم بیدار ہے اور وہ تمہارے خلاف دعا کر رہا ہے، اور پھر اللہ کو تو نیند نہیں آتی.

اس لیے ہم اس خاوند کو یہی کہیں گے کہ تم اللہ کے سامنے پیش ہونے کو یاد رکھو، اس دن اللہ کے سامنے پیش ہوؤ گے جس دن نہ تو مال فائدہ دےگا اور نہ ہی اولاد، اور وہ ایسا دن ہے جس میں انسان اپنے بھائی اور ماں باپ وغیرہ سب سے دور بھاگےگا.

وہ ایسا دن ہے جو پچاس ہزار سال کا ہوگا، اس دن بچے بوڑھے ہو جائینگے، اور ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائیگا، اس دن اللہ زبردست مالك الملك جو ہر چیز کا خالق ہے منادی کریگا:

آج بادشاہی کسی کی ہے ؟

کوئی بھی جواب دینے والا نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ مالك الملك کے علاوہ کوئی بادشاہ اور سلطان نہیں ہوگا.

ہم آپ کے باپ اور سب گھر والوں اور خاندان والوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کریں اور وہ لوگوں کی باتوں کی وجہ سے آپ پر ظلم مت کریں، کیونکہ روز قیامت انہیں اس ظلم کا جواب دینا ہوگا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے ہر ایك شخص ذمہ دار اور راعی ہے، اور تم میں سے ہر ایك سے اس کی ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی، حکمران ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائیگا، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں سوال کیا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (893).

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی نے جس بندے کو بھی کسی رعایا کا حاکم بنایا اور وہ اپنے رعایا کے ساتھ ظلم کرتا ہوا مر گیا تو اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کر دیگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

آپ کا باپ اور ماں جو آپ سے چاہتے ہیں وہ آپ کے ساتھ دھوکہ اور فراڈ اور ظلم ہے اور عدم نصیحت ہے، اس لیے انہیں اس شدید وعید سے بچنا چاہیے جو مندرجہ بالا احادیث میں وارد ہوئی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے گھر اور خاندان والوں کو ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کی پریشانی اور مشکل کو دور کرے.

واللہ اعلم .